مدیر کے نام

رحمت اللہ، کراچی

اگست ۹۴ کے "اشارات" سے آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم کوئی آزاد اور خود مختار ملک نہیں بلکہ شروع ہی سے غلام ہیں۔

ابوبکر احمد، میرپور خاص

ہم موجودہ حکمرانوں کو برا بھلا کہتے ہیں "اشارات" پڑھ کر اندازہ ہوا کہ پاک امریکی تعلقات کی تو پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی رکھی گئی تھی۔

محمد عبداللہ، حسن ابدال

"اشارات" میں ہم جیسے عام قارئین کے لیے بہت سے باتیں بالکل نئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ پاکستان نے اپنے قیام کے ساتھ ہی امریکا کے آگے کاسہ گدائی پھیلا دیا۔ کیا آزاد اور خود دار قوموں کا یہی وطیرہ ہوتا ہے؟ اور پھر آگے چل کر خود کو امریکا کے ساتھ وابستہ ہی کر لیا، اور یہ وابستگی اب اتنی اندھی اور گہری ہو چکی ہے کہ ہم ہر معاملے میں امریکا ہی سے Dictation لیتے ہیں (میر بھی کیا سادہ ہیں ---)۔ "اشارات" سے یہ بھی پتا چلا کہ امریکا کس طرح ہمارا کھلا اور خفیہ "نگران" رہا ہے، لیکن جب ہم خود ہی اپنے ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہیں اور "امریکا، تیرا شکریہ" کی تختی گلے میں لٹکا لیں تو کسی سے شکوہ کیسا؟

عطاء محمد، راولپنڈی

پاکستان کو ایسی مخلص اور پرعزم قیادت کی ضرورت ہے جو ملک کو اس کا حقیقی باعزت مقام دلوا سکے۔ امریکا بھی جان لے کہ ہم آزاد ہیں۔

اقبال علی، واہ کینٹ

فقہی مسائل کے علاوہ تحریکی مسائل میں بھی اجتہاد آج کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ سوڈان میں حسن ترابی کی حکمت عملی (اگست ۹۴) اسی نوعیت کا اجتہاد ہے۔